روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۸۸ | جمعرات-۱۶- ربیع الاول-۱۴۱۵ھ '۲۵-ظہور ۱۳۷۳ ہش' ۲۵-اگست ۱۹۹۴ء

خدمت میں جان توڑ کر کوشش کرو

اس وقت کا قدر کرو اور اگر تم اس قدر خدمت بجالاؤ کہ اپنی غیر منقولہ جائیدادوں کو اس راہ میں بیچ دو پھر بھی ادب سے دور ہو گا کہ تم خیال کرو کہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے (-) پس میں بار بار کہتا ہوں کہ خدمت میں جان توڑ کر کوشش کرو مگر دل میں مت لاؤ کہ ہم نے کچھ کیا ہے۔ اگر تم ایسا کرو گے ہلاک ہو جاؤ گے۔ یہ تمام خیالات ادب سے دور ہیں اور جس قدر بے ادب جلد تر ہلاک ہو جاتا ہے ایسا جلد کوئی ہلاک نہیں ہوتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

وضعِ عالم میں خدا تعالیٰ نے توحید کا ثبوت رکھ دیا ہے۔ وضع عالم میں کرویّت ہے۔ پانی' ستارے' آگ وغیرہ یہ چیزیں سب گول ہیں۔ چونکہ کرّہ میں وحدت ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے کہ اس میں جہات نہیں ہوتی ہیں۔ پس یہ وضعِ عالم میں توحیدِ الٰہی کا ثبوت ہے۔ پانی کا ایک قطرہ دیکھو تو وہ گول ہو گا۔ ایسا ہی اجرام بھی اور آگ بھی۔ آگ کی ظاہری حالت سے کوئی اگر کہے کہ یہ گول نہیں ہوتی تو یہ اس کی غلطی ہے' کیونکہ یہ مانی ہوئی بات ہے کہ آگ کا شعلہ دراصل گول ہوتا ہے' مگر ہوا اس کو منتشر کرتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص ۵۷۵)

جسمانی بیماریوں کا علاج کرنے کے ساتھ روح کی بیماریوں کا علاج کرنا بھی ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

میرے پاس بیمار آتے ہیں۔ ان کی اور اپنی حالت پر حیران ہوا کرتا ہوں کہ جس جسم کے آرام کے لئے یہ اس قدر تکلیف برداشت کر کے اور اخراجات اور مصائب سفر کے زیر بار ہو کر میرے پاس آتے ہیں۔ اسے یہ آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں ضرور چھوڑ دیں گے لیکن پھر بھی ذرا سے آرام پانے کے لئے ترک وطن کرتے ہیں۔ عزیز و اقارب کو چھوڑتے ہیں اور ان کی بڑی آرزو یہ ہوتی ہے کہ جس طرح ہو تب جلدی ٹوٹ جاوے۔

لیکن روح کی بیماری کی کسی کو فکر نہیں ہے اس کے واسطے نہ کوئی تڑپ۔ نہ رنج والم۔ حالانکہ یہ جانتے ہیں کہ مرنے کے بعد اعمال کے جواب دہ ہوں گے اور یہاں بھی برابر ہوتے رہتے ہیں۔ آتشک والے مریض کو اس کے اعمال کی جو پاداش ملتی ہے وہی اسے خوب جانتا ہے۔ اسی طرح بد نظری اور بدکاری کی عادتیں جو پڑتی ہیں پھر انسان ہزار جتن کرے ان کا دور ہونا بغیر خاص فضل الٰہی کے بہت مشکل ہوتا ہے اور اس کے بڑے بڑے دکھ دینے والے نتیجے اسے برداشت کرنے پڑتے ہیں جب یہ حال ہے اور جسم کی ادنیٰ ادنیٰ سی ایذاء کی تم کو فکر ہے تو روح کا کیوں فکر نہیں کرتے۔ روح کی بیماریوں کا ایک ہی نسخہ ہے جس کا نام قرآن شریف ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بدکار لوگ کہیں گے (-) کہ اگر ہم خدا کے فرستادوں کی باتوں کو کان دھر کر سنتے اور عقل سے کام لیتے' تو آج ہم دوزخیوں میں سے نہ ہوتے۔ یہ حسرت ان کو کیوں ہو گی۔ صرف اس لئے کہ وقت ان کے ہاتھ سے نکل گیا۔ اور اب پھر ہاتھ نہیں آسکتا۔ پس روح کی بیماری کا بھی علاج ہے کہ وقت کو ہاتھ سے نہ گنواوے اور اس نور اور شفا کتاب قرآن شریف پر عمل درآمد کرے۔ اپنے حال اور قال اور حرکت اور سکون میں اسے دستور العمل بناوے۔

(از خطبہ عید ۲۴-جنوری ۱۹۰۴ء)

درخواست دعا

○ مکرم صادق محمد صاحب فضل منزل فیکٹری ایریا کے والد محترم مولوی صالح محمد صاحب واقف زندگی لمبے عرصے سے بوجہ فالج بیمار ہیں۔ ان دنوں کمزوری زیادہ ہے۔ آج کل وہ اپنے بیٹے کرنل نسیم احمد سیفی کے پاس سیالکوٹ میں مقیم ہیں۔ گذشتہ دنوں طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تھی اب قدرے بہتر ہے۔ آپ نے لمبا عرصہ غانا میں دین کی خدمت سرانجام دی ہے۔ صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

نمایاں کامیابی

○ مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر مربی سلسلہ راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے میری بیٹی عزیزہ امتہ الودود عائشہ عمر نے امسال میٹرک (سائنس گروپ) کے امتحان میں ۸۵۰/۷۲۷ نمبر حاصل کر کے فیڈرل گورنمنٹ چکلالہ ا راولپنڈی کے سکول میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ بچی نے خدا کے فضل سے پرائمری اور مڈل کے امتحانات میں بھی نمایاں کامیابی کے ساتھ وظیفہ حاصل کیا تھا۔ احباب جماعت سے بچی کی دینی اور دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ عزیزہ ثروت عظمیٰ بٹ صاحبہ بنت مکرم داؤد احمد شاکر ننکانہ صاحب (شیخوپورہ) نے امتحان مڈل سٹینڈرڈ ۹۴ء میں لاہور ڈویژن سے ۶۴۸ نمبر حاصل کر کے اپنے سکول میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ مزید نمایاں کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

انسانی قدروں کو بحال کرنے کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۵- ظہور ۱۳۷۳ ہش
۲۵- اگست ۱۹۹۴ء

کام ہی زندگی ہے

کام کرنا ہی زندگی ہے۔ کوئی کام نہ ہو تو زندگی بیکار ہے اور بیکار زندگی کا ہونا نہ ہونے کے برابر ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دعائیں آپ کے لئے) کی ایک بات ہمیشہ سامنے رہتی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب بیمار ہوئے تو جماعت کے دوستوں نے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عمر نوح عطا کرے۔ بظاہر تو انسان کو اس بات سے خوش ہو جانا چاہئے کہ یہ لمبی۔ بلکہ بہت لمبی۔ زندگی کی دعا ہے۔ لیکن حضرت صاحب نے پیار بھری خفگی کا اظہار فرمایا اور کہا کہ میں پچاس ساٹھ برس کا ہوں (اب اچھی طرح یاد نہیں رہا اس وقت حضرت صاحب کی عمر کیا تھی) اور ابھی نقاہت محسوس کرتا ہوں۔ زیادہ لمبی عمر میں تو کوئی کام نہ کر سکوں گا اور جو زندگی کام سے خالی ہو اسے زندگی کہنا زندگی کے نام پر دھبہ لگانے والی بات ہے مجھے یہ دعا دو کہ جب تک کام کر سکتا ہوں اس وقت تک خدا مجھے زندہ رکھے۔ چنانچہ ہم نے دیکھا کہ اس کے بعد جب بھی حضرت صاحب نے صحت و تندرستی کا ذکر کیا یہی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فعال زندگی عطا فرمائے۔

ہم نے تو اس بات کو اس طرح اپنایا کہ کوئی پوچھتا ہے کیا حال ہے تو ہم کہہ دیتے ہیں کہ کام ہو رہا ہے تو زندہ ہیں اور اتنی دیر ہی زندہ رہنا چاہتے ہیں جب تک کام کر سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں حضرت امام جماعت الاول (ہماری دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا کہ کام کرو تو خشیت الٰہی سے۔ اور اخلاص اور صواب کے لئے۔

بات یہ ہے کہ صرف کام کرنا بھی کوئی بات نہیں ہے انسان اپنے آپ کو مصروف رکھنے کے لئے یونہی گڑھا کھودنا شروع کر دے اور پھر اس گڑھے کو مٹی سے بھر دے اور ایک اور گڑھا کھودنا شروع کر دے تو یقیناً اس طرح کے کام کو نہ صرف سراہا نہیں جا سکتا بلکہ اسے کام بھی نہیں کہا جا سکتا۔ یہ ایک بے مصرف کوشش ہوگی جس کا فائدہ تو کوئی نہیں ہوگا البتہ بے وجہ تھکان اس کا نتیجہ ضرور ہوگا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الاول (ہماری دعائیں آپ کے لئے) کا ارشاد اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ اللہ کے ڈر سے کام کیا جائے یا وہ کام جو خدا کو پسندیدہ ہو۔ اور ایسا کام یقیناً مفید ہی ہوگا اور وہ کام جو خدا تعالیٰ کے ڈر کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا جائے گا اس کی بنیاد یہ ہوگی کہ وہ مفید ہو اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہو اور پھر ہر کام کو اخلاص سے کیا جائے یعنی دل لگا کر اور ہر لمحہ یہ سوچ کر کہ مفید نتائج بر آمد ہونے چاہئیں۔ اور حضرت صاحب کا تیسرا ارشاد کہ صواب سے ہمیں اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ کام ٹھیک ہو۔ ٹھیک کام ہی ٹھیک اور مفید نتائج بر آمد کر سکتا ہے۔

پس کام ہی زندگی ہے اور کام اللہ تعالیٰ کی خشیت کے ماتحت ہونا چاہئے دل لگا کر کرنا چاہئے اور صحیح اور مفید نتائج حاصل کرنے کے لئے کرنا چاہئے۔

مرے تصوّر کے جو محلّے تھے وہ سبھی ویران ہوئے
میری آنکھ سے اشک نہ ٹپکا لوگ سبھی حیران ہوئے
جو کچھ مل جاتا ہے مجھ کو لے کے بہت خوش ہوتا ہوں
لُٹ جانے کے سارے مراحل مجھ پہ بہت آسان ہوئے

ابوالاقبال

○

وہی مہتاب و نجوم اور وہی خاور نکلا
تیرا فردوس تو دیکھا ہوا منظر نکلا

زہر تو پی تھی کہ ہم پلّہ سقراط بنوں
وائے افسوس کہ میں خود سے بھی کمتر نکلا

میں سُلگتے ہوئے ماحول میں خوش رہتا ہوں
جب سے احساس کا شعلہ مرے اندر نکلا

مَیں کہ اک قطرۂ شبنم سے بہل سکتا ہوں
میری تقدیر میں لہروں کا سمندر نکلا

جس کے ماتھے پہ نظر آتی تھی تحریر شکست
وقت پر خوبیٔ قسمت کا سکندر نکلا

کون دیتا ترے صحراؤں کے کانٹوں کو خراج
اس میں نکلا تو یہی بندۂ احقر نکلا

دَیر میں جاتے ہوئے بھی تو کمی کوئی نہ تھی
لیکن اس گھر سے جو مَیں نکلا تو بہتر نکلا

منزلِ شوق کی ہر ایک رکاوٹ کو نسیم
میں تو انسان سمجھتا تھا وہ پتھر نکلا

نسیم سیفی

خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید کے بغیر انسان کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف انسان کھینچا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ میں فنا ہو جاتا ہے تو اس سے وہ کام صادر ہوتے ہیں جو خدائی کام کہلاتے ہیں اور اس پر اعلیٰ سے اعلیٰ انوار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ انسانی کمزوری کا تو کچھ بھی ٹھکانا نہیں ہے۔ وہ ایک قدم بھی خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید کے بغیر نہیں چل سکتا۔

سچی خوشحالی حقیقت میں ایک متقی ہی کے لئے ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ اس کے لئے دو جنت ہیں۔ متقی سچی خوشحالی ایک جھونپڑی میں پا سکتا ہے جو دنیادار اور حرص و آز کے پرستار کو رفیع الشان قصر میں بھی نہیں مل سکتی۔ جس قدر دنیا زیادہ ملتی ہے اسی قدر بلائیں زیادہ سامنے آجاتی ہیں۔

پس یاد رکھو کہ حقیقی راحت اور لذت دنیادار کے حصہ میں نہیں آتی یہ مت سمجھو کہ مال کی کثرت عمدہ عمدہ لباس اور کھانے کسی خوشی کا باعث ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ اس کا مدار ہی تقویٰ پر ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

اس مضمون کے بعد میں نے انعام کا مضمون مختصراً بیان کیا تھا' اب آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مغضوب اور ضالین کا خدا تعالیٰ کی ان صفات سے کیا تعلق ہے جو سورۂ فاتحہ کے آغاز میں بیان ہوئی ہیں یعنی رب کے تصور کے ساتھ کہیں غضب اور گمراہی کا تصور ذہن میں نہیں آتا۔ رحمان کے تصور کے ساتھ کہیں غضب اور گمراہی کا تصور ذہن میں نہیں آتا۔ اسی طرح نہ رحیمیت کے ساتھ تعلق دکھائی دیتا ہے نہ مالکیت کے ساتھ تو پھر ہم کیوں کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی تمام صفات کا تعلق ان چار صفات سے ہے جو بنیادی حیثیت رکھتی ہیں جو سورۂ فاتحہ کے آغاز میں بیان ہوئی ہیں اس مضمون پر غور کرتے ہوئے ایک نکتہ جو اللہ تعالیٰ نے مجھے سمجھایا وہ یہ تھا کہ خدا تعالیٰ کے بندے بننے کے لئے خدا تعالیٰ کی تمام صفات کے ساتھ تعلق ہونا ضروری ہے۔ جس صفت کے ساتھ تعلق کٹتا ہے اس حصے میں انسان اس صفت کا برعکس ہو کر دنیا میں ابھرتا ہے پس اگر کوئی انسان رب بننے کی کوشش نہیں کرتا تو ربوبیت کے برعکس جلوہ دکھاتا ہے اور دراصل خدا غضب ناک نہیں ہوتا بلکہ خدا کے وہ بندے لوگوں کے لئے غضب کا موجب بن جاتے ہیں جو اپنے رب کی صفات حسنہ سے تعلق توڑ بیٹھتے ہیں۔ پس دنیا میں جتنے بھی دکھ آپ دیکھتے ہیں جن میں کوئی شخص غضب کا نشانہ بنتا ہوا دکھائی دیتا ہے تو ان معنوں میں وہ غضب کا نشانہ بنتا ہے کہ وہ خدا کی صفات ربوبیت' رحمانیت' رحیمیت اور مالکیت سے تعلق توڑتا ہے اور ان کے برعکس جلوے دنیا کو دکھاتا ہے۔ ان کی برعکس شکل میں دنیا پر ظاہر ہوتا ہے اور خدا کے بندوں سے بدسلوکی کرنے میں انسان پہل کرتا ہے اس کے بعد خدا کا اس سے سلوک شروع ہوتا ہے جو پھر اسے خدا کا مغضوب بنا دیتا ہے اور یہ ایسی ہی بات ہے جیسے ماں بچے سے بہت زیادہ محبت کرتی ہے اور اس کی اس انتہائی محبت میں بظاہر غضب کا پہلو دکھائی نہیں دیتا مگر اس کے بچے کو جو تکلیف دے اس کے لئے وہی مہربان ماں بہت زیادہ غضب ناک ہو جاتی ہے اور اتنی غضب ناک ہوتی ہے کہ کسی اور رشتے میں ایسا غضب دکھائی نہیں دیتا۔ کہتے ہیں شیر کے بچوں کو اگر کوئی اٹھانے کی کوشش کرے تو شیر سے بہت زیادہ شیرنی اس پر غضب ناک ہوتی ہے۔ شیر کے غضب سے وہ بچ جائے لیکن شیرنی کے غضب سے نہیں بچ سکتا۔ اسی طرح ہتھنی کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ اگر ہتھنی کے بچے کو کوئی تکلیف پہنچائے تو ہاتھی سے بہت زیادہ بڑھ کر ہتھنی اپنا انتقام لیتی ہے اور پھر جس نے ظلم کیا ہو اس کو مار کر اپنے پاؤں تلے اس طرح مسلتی ہے کہ اس کا نشان تک مٹ جائے۔ خاک میں اس کو ملا کر پھر بھی اس کا غصہ ختم نہیں ہوتا اور اس کی بناء محبت ہے' اس کی بناء رحمت ہے رحم کے متعلق آنحضرت ﷺ نے (ــــ) مطلع فرمایا کہ لفظ رِحم یعنی ماں کا وہ عضو جس میں بچہ پلتا ہے اس کا نام رحم اس لئے رکھا گیا کہ خدا تعالیٰ کے رحم کے ساتھ اس کا تعلق ہے جس طرح خدا تعالیٰ رحمان ہے اور رحمانیت کا تخلیق سے ایک تعلق ہے اسی طرح بچے کی تخلیق کا ماں کے رحم سے تعلق ہے اور چونکہ عربی درحقیقت الہامی زبان ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے دونوں کے لئے ایک ہی لفظ منتخب فرمایا۔ ایک ہی مادے سے دونوں چیزیں بنیں یعنی رحم اور رحمان۔ پس حقیقت یہ ہے کہ ماں کی محبت کو بچے کے لئے جب آپ سمجھ لیں تو تب آپ پر یہ بات روشن ہو گی کہ بچوں سے دشمنی کرنے والے پر دنیا میں سب سے زیادہ غضب ناک کوئی چیز ہو سکتی ہے تو وہ ماں ہے۔ پس رحمان خدا کے بندوں سے جو لوگ دشمنی کرتے ہیں ان پر خدا غضب ناک ہوتا ہے اپنی رحمانیت کی وجہ سے۔ پس دو معنوں میں ایسے لوگ مغضوب بن جاتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ لوگ جو نہ رب بننا سیکھتے ہیں نہ رحمان بننا' نہ رحیم' نہ مالک' ان سے دنیا فیض نہیں اٹھاتی۔ ان کا فیض کسی کو نہیں پہنچتا۔ وہ خدا کی اس رحمت اور بندوں کے درمیان یا خدا کی صفات حسنہ اور بندوں کے درمیان ایک روک بن جاتے ہیں اور محض یہ روک بننا ہی ان کو خدا کے عتاب کا مورد بنا دیتی ہے لیکن جب یہ روک سے بڑھ کر اگلا قدم اٹھاتے ہیں اور منفی صورت میں بندوں سے سلوک کرتے ہیں یعنی جہاں رحم کرنا ہے وہ سفاکی سے پیش آئیں۔ جہاں حق سے بڑھ کر عطاء کرنا ہے وہاں حق تلفی شروع کر دیں۔ جہاں پرورش دیکر یعنی تربیت کر کے اعلیٰ مقامات تک پہنچانا ہے وہاں منفی رویہ اختیار کریں اور خدا کے اچھے بھلے لوگوں کے اخلاق خراب کرنا شروع کر دیں۔ ان کے اندر گندگی پھیلانا شروع کر دیں جیسا کہ آج کل کے زمانے میں بہت سی گندگیاں ہیں جو امریکہ سے نکل نکل کر سب دنیا میں پھیل رہی ہیں تو امریکہ میں وہ لوگ جو نہایت گندی قسم کی فحش فلمیں بناتے اور ایسی نئی نئی لذتیں ایجاد کرتے ہیں جس سے بنی نوع انسان کے اخلاق خراب ہوں وہ نہ صرف یہ کہ رب سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ رب کے برعکس تعلقات بنی نوع انسان سے قائم کرتے ہیں یا رب سے برعکس رویے کے ساتھ بنی نوع کے ساتھ پیش آتے ہیں تو یہ جو ان کا منفی رویہ ظاہر ہوتا ہے۔ اگر وہ رحمان ہے تو اس کی رحمانیت سے برعکس طریق پر بنی نوع انسان سے سلوک کرنے والے سے خدا تعالیٰ کا ایک برعکس رویہ ظاہر ہوتا ہے اور یہی مضمون ہے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی تمام منفی صفات ظہور میں آتی ہیں۔ پس جب خدا تعالیٰ نے فرمایا (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں) تو اس کے بعد جو لوگ جو (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں) کی صف میں داخل نہیں ہوئے اور ان کے حق میں یہ دعا قبول نہیں ہوئی کہ (ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے انعام کیا ہے) تو وہ بچا کھچا گند ہے جو مغضوب اور ضالین کی شکل میں ہم پر ظاہر کیا گیا ہے۔ ان معنوں میں وہ ظاہر ہوئے کہ خدا کی صفات کے منفی عکس بن کر وہ دنیا پر ابھرے۔

اس ضمن میں میں ایک دفعہ غور کر رہا تھا اور دعا کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس مضمون کو زیادہ واضح طور پر مجھے سمجھائے تو کشفی حالت میں خدا تعالیٰ نے یہ مضمون ایک اور رنگ میں مجھے دکھایا اور وہ یہ تھا کہ جیسے ایک کارخانے میں آپ ایک طرف سے کوئی چیز' Raw Material یعنی خام مال ڈالتے ہیں تو وہ ایک نہایت ہی خوبصورت اور اعلیٰ تکمیل کی شکل میں ایک طرف سے نکل رہا ہوتا ہے لیکن اس کے ایک طرف وہ گند بھی نکل رہا ہوتا ہے جو اس قابل نہیں ہوتا کہ اس کارخانے میں داخل ہونے کے بعد وہ اپنے اندر ایسی تبدیلی کر سکے کہ اسے ایک مکمل صنعت کی شکل میں دنیا کے سامنے پیش کیا جا سکے' اس کو وہ Waste Product کہتے ہیں۔ پس ایک چیز ہے End Product اور ایک ہے Waste Product۔ End Product تو ہر صنعت کا وہ مال ہے جس کی خاطر صنعتکاری کی جاتی ہے اور کارخانے بنائے جاتے ہیں اور اپنی آخری شکل میں بہت خوبصورت تبدیلیاں پیدا ہونے کے بعد وہ ایک نئے وجود کی صورت میں خام مال دنیا کے سامنے ظاہر ہوتا ہے اب اس وقت آپ کے پاس جتنی بھی چیزیں ہیں وہ سب اسی طرح کسی نہ کسی کارخانے سے نکل کر ایک نئی شکل میں آپ کے سامنے ظاہر ہوئی ہیں۔ کسی نے کپڑے کی ٹوپی پہنی ہوئی ہے' کسی نے اون کی ٹوپی پہنی ہوئی ہے' کسی نے قراقلی پہنی ہوئی ہے۔ اب تصور کریں کہ یہ کیا چیزیں تھیں۔ اسی طرح آپ کے لباس' آپ کے بوٹ' آپ کے قلم یہ سب خام مال تھے جو مختلف مراحل سے گزر کر بالآخر اس شکل میں آپ تک پہنچے جس میں آپ نے ان کو قبول کیا اور استعمال کیا لیکن آپ کا ذہن اس گندگی کی طرف کبھی نہیں گیا جو اس دوران پیدا ہوتی رہی اور ان چیزوں سے الگ کی جاتی رہی اور اسے ضائع شدہ مال کے طور پر ایک طرف پھینک دیا گیا۔ چنانچہ اس زمانے میں صنعتوں نے جہاں بہت ترقی کی ہے' یہ ایک بہت ہی بڑا مسئلہ بن کر دنیا کے سامنے ابھرا ہے کہ اس Waste Material کا کیا کریں۔ یہ دنیا کے لئے عذاب بنتا جا رہا ہے۔ جب یہ کم ہوا کرتا تھا اس زمانے میں انسان کی توجہ کبھی اس طرف نہیں گئی۔ آج سے ۱۰۰ سال پہلے بھی صنعت کاری تھی بڑے بڑے کارخانے جاری تھے لیکن کبھی بھی اس زمانے کی اخباروں میں آپ کو یہ بحثیں دکھائی نہیں دیں گی کہ یہ جو اچھی چیزیں بنانے کی ہم کوشش کرتے ہیں اس کوشش کے دوران جو چیزیں ضائع ہو رہی ہیں ان کا ہم کیا کریں۔ وہ سمندروں میں پھینک دیتے تھے یا عام کھلی جگہ پر پھینک دیتے تھے یا جھیلوں میں ڈال دیتے تھے اور کبھی ان کے نقصان کی طرف کسی کی توجہ نہ گئی۔ اب چونکہ زیادہ چیزیں بن رہی ہیں' اسی طرح Waste Material بھی بڑھتا چلا جا رہا ہے اور وہ Waste Material ایسی خطرناک چیز بن کر دنیا کے سامنے ابھرا ہے کہ اس کے غضب سے دنیا ڈرنے لگی ہے اور یہ بڑا بھاری مسئلہ ہے۔ دنیا کی تمام بڑی قوموں میں اب بہت ہی زیادہ فکر کے ساتھ ان مسائل پر غور ہو رہا ہے کہ کس طرح ان مصیبتوں سے چھٹکارا حاصل کریں جو صنعت کے دوران By Product کے طور پر یا Waste Product کے طور پر ہمارے ہاتھوں میں پڑی ہوئی ہیں اور ہم نہیں سمجھتے کہ کس طرح اس مصیبت سے چھٹکارا حاصل کریں۔

(ذوق عبادت اور آداب دعا ص ۷۹ تا ۸۴)

تم صاف اور پاک ہو جاؤ

تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو؟ پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

مجھے احمدی جماعت انگلستان کا لندن مشن دیکھنے کا کئی دفعہ موقعہ ملا ہے سب سے پہلے میں وہاں ۱۹۵۰ء میں گیا۔ ان دنوں مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ امام بیت الفضل تھے ان کے ساتھ مکرم مقبول احمد صاحب قریشی اور مکرم مولوی عبدالرحمان صاحب۔ اور کچھ وقت کے لئے مکرم و محترم پیر معین الدین صاحب بھی لندن مشن میں قیام پذیر رہے۔ اس کے بعد ۱۹۵۵ء میں جب عالمی احمدیہ مربی کانفرنس ہوئی اس وقت مکرم مولود احمد صاحب مشن کے انچارج تھے اس کے بعد ۱۹۷۶ء میں جب مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام بیت الفضل تھے اور یہ عجیب بات ہے کہ وہاں پر کئی مربیوں کے امام بیت الفضل مقرر کئے جانے کے باوجود امام کا لفظ زیادہ تر مکرم بشیر احمد رفیق صاحب ہی کے نام کے ساتھ لگا۔ حضرت امام جماعت الثالث ہمیشہ امام رفیق کہہ کر انہیں پکارا کرتے تھے دیگر افراد کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے بھی انہیں امام رفیق ہی کہا کرتے تھے۔ اس کے بعد ۱۹۹۰ء میں جب مکرم عطاء المجیب صاحب راشد وہاں امام بیت الفضل تھے وہ خدا کے فضل سے اب بھی وہیں مقیم ہیں۔ مجھے اگر گزشتہ دس پندرہ سال کی باتوں کو دہرانا ہو تو سب سے زیادہ ابھر کر میرے سامنے مکرم مولانا مبارک احمد صاحب ساقی کا نام آتا ہے۔ انہوں نے سب سے پہلے نائیجیریا میں میرے ساتھ مل کر کام کیا اس کے بعد کچھ عرصہ مرکز ربوہ میں خدمات سرانجام دیتے رہے اور پھر جب ان کی محترمہ سڈنی میری پیرٹ سے شادی ہو گئی تو وہ دوبارہ نائیجیریا تشریف لائے اور وہاں سے ضرورت کے مطابق انہیں سیرالیون بھجوایا گیا۔ سیرالیون کے بعد لائبیریا۔ جہاں بعض گھریلو نامساعد حالات کی وجہ سے انہیں پہلے تین سال کی رخصت لینی پڑی اور اس تین سالہ عرصہ کے بعد پھر تین سال کی رخصت لی۔ اس رخصت کے آخری ایام میں وہ لندن چلے گئے اور پھر وہیں مربی مقرر کر دیئے گئے۔ میں نے انہیں اس وقت بھی دیکھا جب وہ بالکل نوجوان تھے اور اپنی پہلی Assignment کے لئے نائیجیریا آئے تھے اور پھر میں نے انہیں اس وقت بھی دیکھا جب وہ ایک نہایت تجربہ کار مربی اور منتظم کی حیثیت سے انگلستان میں کام کر رہے تھے۔ تھے تو اور بھی بہت سے دوست لیکن جیسا کہ میں نے کہا ہے سب سے زیادہ ابھر کر وہ سامنے آتے ہیں چونکہ یہ تحریر کاغذی پیرہن کی ہے اس لئے میں اب ایک تصویر پیش کرتا ہوں جو ۱۹۹۰ء میں لی گئی تھی۔ ادھر الفضل دو ماہ کے لئے بند ہوا۔ اور اُدھر حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دعائیں آپ کے لئے ہیں) نے خاکسار کو لندن میں جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے یاد فرمالیا۔ اس قیام کے عرصہ میں ایک روز مکرم چوہدری محمد عیسٰی صاحب جو اُن دِنوں اور شائد اب بھی ٹلفورڈ اسلام آباد میں رہتے تھے خاکسار کو اپنے ہاں بلایا۔ اور اس طرح رات وہاں بسر کرنے کا موقع ملا۔ اس مختصر سے قیام میں بعض ایسے دوستوں سے ملاقات ہوئی جن کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ شب و روز کام میں مصروف رہنے کی وجہ سے اس وقت ہمارے خدمت دین کے آسمان پر ستارے بن کر چمک رہے ہیں۔ انہوں نے کچھ میری تصویریں لیں اور کچھ میں نے ان کی تصویریں لیں۔ اس تصویر میں پانچ دوست موجود ہیں۔ یہ دوست دائیں سے بائیں طرف اس طرح ہیں۔ مکرم عبدالماجد صاحب طاہر، مکرم عبدالمومن صاحب، مکرم صفدر عباسی صاحب، مکرم نصیر احمد صاحب قمر اور مکرم منیر احمد صاحب جاوید۔ اگر کوئی شخص حضرت امام جماعت الرابع کی کسی تقریر میں اور خاص طور پر سالانہ جلسہ کی تقریر میں اپنا نام سنے تو وہ پھولا نہیں سمائے گا۔ کم از کم میری ذاتی طور پر تو یہی کیفیت ہوگی۔ حضرت صاحب کی یہ تقریریں عالمی رنگ رکھتی ہیں اور ان تقریروں میں کسی شخص کا نام لے کر ذکر کر دینا میں سمجھتا ہوں اسے زندہ جاوید کر دینے والی بات ہے۔ حال ہی میں جو انگلستان میں جلسہ سالانہ منعقد ہوا تھا اس میں ایک دن خاکسار نے تقریر سنتے ہوئے مکرم عبدالماجد صاحب طاہر کا نام سنا تو یقین جانئے کہ جسم میں کپکپی سی پیدا ہو گئی۔ کہ کتنی بڑی خوش قسمتی ہے۔ اس تقریر میں جو ساری دنیا میں سنی جاتی ہے اس میں اگر کسی شخص کا نام لے کر اس کی خدمات کا ذکر کیا جائے تو یقیناً وہ بہت خوش قسمت ہے۔ یہ عبدالماجد صاحب طاہر حضرت صاحب کے ساتھ دوروں پر بھی جاتے ہیں اور وہاں پر حضرت صاحب کے ساتھ شب و روز جو خدمات سرانجام دیتے ہیں وہ ہم سب کے لئے فخر کا باعث ہیں۔ ان کے بعد مکرم عبدالمومن صاحب۔ ان سے جب ملاقات ہوئی تو صحافت پر بات چل نکلی۔ یہ تقوٰی کے ایڈیٹر ہیں اور اگرچہ میں نے تو ان کی عربی ترجمانی نہیں سنی لیکن جن لوگوں نے سنی ہے ان کا کہنا ہے کہ ان سے بہتر عربی زبان کا ترجمان خاص طور پر تقریر کا ترجمان ملنا مشکل ہے۔ یہ لفظ بہ لفظ ترجمہ نہیں کرتے۔ تقریر کا دوسری زبان میں لفظ بہ لفظ ترجمہ کیا جائے تو بے مزا ہو جاتی ہے۔ یہ تقریر کے ساتھ یوں لگتا ہے کہ تقریر کرتے ہیں۔ انہیں پس منظر اور پیش منظر کا اس طرح علم ہوتا ہے یا معلوم ہوتا ہے کہ انہیں علم ہے کہ یہ روانی کے ساتھ عربی زبان میں تقریر کرتے چلے جاتے ہیں اور دوستوں نے ان کی اس ترجمانی کی بڑی تعریف کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں مزید توفیق عطا فرمائے اور ان کی زبان کو اور بھی زیادہ شرح بیان کی توفیق دے۔ میرے ساتھ جب ان کی صحافت پر گفتگو ہوئی تو ہم نے آپس میں ان باتوں کو سامنے رکھ کر کہ پرچوں کو کس طرح زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچایا جاسکتا ہے۔ یا پرچے کو کس طرح زیادہ دلچسپ بنایا جا سکتا ہے۔ یعنی مذہبی طور پر دلچسپ بنایا جا سکتا ہے کیونکہ ہمارے پرچے تو مذہبی پرچے ہیں میں نے کچھ الفضل کے متعلق بتایا انہوں نے اپنے پرچے تقوٰی کے متعلق کچھ باتیں کیں اور حقیقت یہ ہے کہ اس شام اس گفتگو کا بہت لطف آیا۔ ان سے آگے مکرم صفدر عباسی صاحب ہیں یہ غالباً عربی کی مزید تعلیم کے لئے ایک دفعہ شام بھی گئے تھے۔ لیکن وہاں سے مجبوراً جلد واپس آنا پڑا۔ اب الرقیم پریس ان کے سپرد ہے اور وہاں سے جو لٹریچر شائع ہوتا ہے اس کی اشاعت یا کم از کم اس کی طباعت میں بہت سا کریڈٹ انہی کا ہے۔ یہ زمانہ طباعت اور اشاعت کا زمانہ ہے اور ہر وہ شخص جو طباعت اور اشاعت کے کام میں مصروف ہے وہ نہ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑی جزا کا مستحق سمجھا جاسکتا ہے بلکہ وہ جماعت کی بھی ایسی خدمت سرانجام دے رہا ہے جس کے لئے جماعت کو اس کا ممنون بھی ہونا چاہئے اور اس کے لئے دعا بھی کرنی چاہئے۔ ان سے آگے مکرم نصیر احمد صاحب قمر ہیں۔ میں نے انہیں لندن میں بطور پرائیویٹ سیکرٹری دیکھا۔ مجھے یہ بھی موقع ملا کہ پرائیویٹ سیکرٹری کی حیثیت سے جب یہ کام کر رہے تھے تو میں نے اپنے کیمرہ سے ان کی ایک تصویر لی۔ یہ میرا ایک شوق ہے۔ میں جہاں جاتا ہوں دوستوں کی تصویریں لیتا ہوں۔ اگرچہ میں تو تصویر میں موجود نہیں ہوتا لیکن یہی میرے لئے کچھ کم نہیں ہے کہ میں نے کسی دوست کی تصویر لی ہے اور وہ تصویر میرے پاس موجود ہے۔ میں یہاں چنیوٹ میں حوالات میں تھا تو یہ ربوہ آئے ہوئے تھے۔ مجھ سے ملے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ اب ان کے فرائض تبدیل کر دیئے گئے ہیں اب یہ انٹرنیشنل الفضل کے ایڈیٹر ہیں۔ چنانچہ اس سلسلے میں ہماری تھوڑی بہت گفتگو ہوئی کہ مضامین کہاں سے لئے جائیں۔ لندن ایسی جگہ نہیں ہے جہاں اردو کے مضامین آسانی سے حاصل کئے جاسکیں۔ لکھنے والے بھی کم ہیں اور لکھنے والے پیدا کرنے کے لئے بھی بہت سی محنت کی ضرورت ہے۔ بہر حال ان سے تھوڑی بہت گفتگو ہوئی اور مجھے یوں لگا کہ اس گفتگو سے انہیں اعتماد ملا ہے۔ چنانچہ اب آپ دیکھ رہے ہیں کہ الفضل انٹرنیشنل اللہ کے فضل سے کس شان سے نکل رہا ہے۔ ہم بھی یہاں الفضل نکالتے ہیں لیکن جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا تھا ہمارا یہ الفضل یعنی پاکستان والا تو بس سانس ہی لے رہا ہے۔ یہ نہ کہو وہ نہ کہو۔ یہ نہ لکھو وہ نہ لکھو۔ پرچہ فلاں کو دوں فلاں کو نہ دو۔ یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو صحافت کا گلا گھونٹنے والی ہیں۔ اور اظہار آزادی پر زد مارنے والی ہیں۔ لیکن الفضل انٹرنیشنل خدا کے فضل سے دنیا کی ہر بات لکھنے کا حق رکھتا ہے اور وہ کھل کر لکھتا ہے۔ ہمیں الفضل انٹرنیشنل پر فخر ہے۔ اور نصیر احمد صاحب قمر کے ایڈیٹر ہونے پر بھی۔ ان کے بعد مکرم منیر احمد صاحب جاوید ہیں۔ آپ حیران ہوں گے کہ ایک لمبے عرصے تک حضرت امام جماعت الرابع کے خطبات کو نہایت خوبصورت لکھ کر سائیکلوسٹائل یا فوٹو سٹیٹ کر کے بھجواتے رہے اور خطبہ کے نیچے ہمیشہ مرتب کا نام ہوتا تھا۔ منیر احمد جاوید۔ دو باتوں کا اس وقت خیال آتا تھا کہ ایک تو یہ کہ خطبے کا لکھنا ہی بڑی بات ہے اور غالباً بیس بیس پچیس پچیس صفحات کا خطبہ ہوتا تھا۔ اور اس کو خوبصورت لکھنا اور پھر اس کو فوٹوسٹیٹ کروا کر بھجوانا ان کی خدمات ایسی ہی تھیں جیسے کسی بہت بڑی نیوز ایجنسی کی خدمات ہوں جو ہمہ وقت اس بات میں مصروف رہتی ہیں کہ خبریں پہنچائی جائیں۔ ان کا کام تھا خطبہ پہنچانا اور یہ نہایت باقاعدگی کے ساتھ ہمیں خطبے پہنچاتے تھے۔ اب بات بدل گئی ہے۔ ڈش انٹینا آگیا ہے تو وہ لکھے ہوئے خطبے نہیں ملتے اب ہمیں یہاں خود خطبہ لکھنا پڑتا ہے۔ سعادت تو ہے لیکن یہ ایک مشکل سی سعادت ہے۔ کوئی لفظ بھی ایسا ہو سکتا ہے جسے پوری طرح سمجھا نہ گیا ہو اور غلط لکھ دیا گیا ہو اور حضرت صاحب کے کسی خطبہ میں کسی غلط لفظ کا آجانا بہرحال ایسی بات ہے جسے کوئی شخص برداشت نہیں کر سکتا ہم خود اسے ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن ہماری مجبوریوں کو بھی مد نظر رکھا جائے۔ وہاں سے لکھا ہوا خطبہ نہیں آتا۔ ہم ڈش انٹینا سے سنتے ہیں۔ لکھتے ہیں اگرچہ ریکارڈ بھی کر لیتے ہیں کم از کم دو دفعہ تو سنا ہی جاتا ہے کوشش کی جاتی ہے کہ کوئی غلط لفظ نہ لکھا جائے۔ کوئی لفظ چھوٹ نہ جائے لیکن اس کے باوجود اگر کبھی کسی دوست

باقی صفحہ ۵ پر

پروفیسر بشارت الرحمان

مسئلہ تقدیر

محترم پروفیسر بشارت الرحمان۔ ایم۔ اے مسئلہ تقدیر کے متعلق فرماتے ہیں کہ:-

مسئلہ تقدیر ان مسائل دینیہ میں سے ہے جن کا اچھی طرح سے سمجھ لینا ایک صاحب ایمان کے لئے ازبس ضروری ہے........ لیکن یہ مسئلہ تقدیر ہے بہت ہی مشکل اور اس بارہ میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے ایک موقعہ پر آنحضرت ﷺ کی موجودگی میں صحابہ کرامؓ تقدیر کے بارے میں آپس میں بحث کر رہے تھے۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم سے پہلے بعض لوگ اسی مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے ہلاک ہوئے اور میری امت میں سے بھی ایک طبقہ کے ساتھ ایسا ہی ہوگا۔

مذکورہ بالا دونوں حقائق کو ملانے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ اپنے سطحی خیالات کی بناء پر اس مسئلہ پر بحث کرنے کا نتیجہ گمراہی ہے۔ ہاں اس بارہ میں اللہ تعالیٰ کے کلام اور اس کے رسول ﷺ کے اقوال کو سمجھنے کی کوشش ضرور کرنی چاہئے۔

مسئلہ تقدیر ان مسائل میں سے ہے جنہیں بعض دفعہ بہت ہی غلط طور پر سمجھا جاتا ہے مثلاً ایک شخص کی وفات پر کہا جاتا ہے کہ "یہ امر لکھا ہوا تھا ایسا ہی ہونا تھا" یہ باتیں ایسے رنگ میں کہی جاتی ہیں کہ گویا خواہ کچھ ہوتا یہ واقعہ بہر حال ضرور ہو کر رہنا تھا حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک ارشاد ہمارے سلسلہ کے لٹریچر میں شائع ہو چکا ہے کہ حضرت صاحب ایک قبرستان کے پاس سے گزرے اور فرمایا کہ بہت سے لوگ جو یہاں دفن ہیں وہ حکیموں' ڈاکٹروں اور اطباء کے غلط علاج کی وجہ سے فوت ہوئے ہیں۔ اگر انہیں صحیح علاج میسر آجاتا تو وہ زندہ رہتے اور زیادہ عمر پاتے۔

یہ درست ہے کہ جو کچھ ازل سے ہوا جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ بھی ابد تک ہوگا وہ ازل سے اللہ تعالیٰ کے (جو علیم و خبیر ہے) علم میں ہے۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ علم ازلی وقوع میں آنے والے امور میں دخل نہیں دیتا۔ بلکہ یہ علم واقعات کے تابع ہے۔ جو کچھ بھی کائنات میں وقوع پذیر ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشاء سے اس کے بنائے ہوئے قوانین قدرت یا قانون شریعت کی اتباع یا خلاف ورزی کے نتیجہ میں ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا ازلی علم ان ہونے والے واقعات کے تابع ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے اندازوں اور قوانین کے نتیجہ میں ایسے واقعات رونما ہونے والے تھے اور اللہ تعالیٰ قادر مطلق اور علیم و خبیر ہے اور خدا تعالیٰ کے علم کے لحاظ سے ماضی حال اور مستقبل میں کوئی فرق نہیں۔ خدا تعالیٰ کو ازل سے ان واقعات کا علم تھا۔ پس "ازلی علم" "معلوم" کے تابع ہے۔ معلوم علم کے تابع نہیں۔ یعنی یہ کہنا غلط ہے کہ چونکہ خدا تعالیٰ کا علم یہ تھا اس لئے اس علم کی وجہ سے آج کوئی واقعہ رونما ہوا ہے۔ اس واقعہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ازلی علم یہ تھا کہ ان اسباب کی وجہ سے فلاں دن یہ واقعہ ہوگا مگر اللہ تعالیٰ کے ازلی علم کا کوئی ریکارڈ تو ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔

اگر وہ اسباب اور وجوہات پیدا نہ ہوتے تو یہ واقعہ رونما نہ ہوتا تو اس صورت میں ہم کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کا ازلی علم یہی ہوتا ہے کہ ایسا واقعہ رونما نہیں ہوگا۔ یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے دو قسم کے علم کا ذکر ملتا ہے۔

(۱) علم ازلی۔ یہ ماضی' حال اور مستقبل پر محیط ہے اور اس معنی میں غیر موثر ہے کہ اس علم کی وجہ سے کسی بھی مخلوق پر کوئی جزا یا سزا مرتب نہیں ہوتی۔ یہ علم واقعات کے تابع ہے۔ اس علم ازلی کی کوئی فہرست ہمارے پاس نہیں ہے۔ جزا و سزا۔ واقعات یا اعمال صادر ہو چکنے کے بعد مرتب ہوتی ہے۔ ابو جہل کو اس لئے جہنم میں نہیں ڈالا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی پیدائش سے کروڑوں اور اربوں سال پہلے اس کے جہنمی ہونے کا علم تھا۔ اس علم نے مجبور کر کے اسے جہنمی نہیں بنایا۔ جہنمی وہ اپنے اعمال و افکار کی وجہ ہی سے بنا۔ اگر اس کے اعمال و افکار جنتیوں والے ہوتے تو اللہ تعالیٰ کا علم ازلی بھی ان کے مطابق ہی ہوتا۔ پس ظاہر ہوا کہ یہ "علم ازلی" ہونے والے واقعات کے تابع ہے۔ علم ازلی کی وجہ سے واقعات رونما نہیں ہوتے۔ بلکہ اپنے دیگر موجبات کی وجہ سے صادر ہوتے ہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ کو اپنی قدرت کاملہ کی وجہ سے ان واقعات کے رونما ہونے کا علم پہلے سے ہوتا ہے۔ اگر یہ علم اللہ تعالیٰ کو نہ ہوتا تو اس کی قدرت کاملہ پر حرف آتا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت میں نقص ماننا پڑتا اور اللہ تعالیٰ ہر قسم کی کمزوری اور نقص سے پاک ہے۔ ماضی حال اور مستقبل اس کے سامنے برابر ہیں۔ وہ ہر زمانے کا یکساں ایک ہی طرح کا علم رکھتا ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ کا دوسرا علم۔ علم وقوعہ کہلاتا ہے جب کوئی واقعہ ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا علم اس واقعہ کے ہو جانے کے بعد علم وقوعہ کہلاتا ہے اور یہ علم موثر ہے اور اس پر انسانوں کے لئے جزا و سزا مرتب ہوتی ہے۔

قرآن کریم میں جہاں علم وقوعہ کا ذکر ہے وہاں علم کے معنے ظاہر کرنے کے بھی کئے جا سکتے ہیں مثلاً اللہ تعالیٰ ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کا امتحان لے گا۔ اور حقیقی مومنوں کو بھی ظاہر کر دے گا۔ اور منافقوں کو بھی ظاہر کر دے گا۔

پس جب کوئی واقعہ ظاہر ہو جاتا ہے تو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے علم ازلی کو ہم علم وقوعہ کا نام دے دیتے ہیں اور یہ علم وقوعہ موثر ہے اور نتائج پیدا کرتا ہے۔

یہ بات ظاہر ہے کہ ------ کے اصل معنی تو یہی ہیں کہ ضرور اللہ جان لے گا۔ مگر کیونکہ یہ علم' علم وقوعہ موثر ہے اس لئے ہم اس کا ترجمہ "ظاہر کر دے گا" بھی کر لیتے ہیں کیونکہ ظاہر کرنا جان لینے کا ایک نتیجہ ہے اور ہم معنی کرتے وقت نتیجہ سے نسبت رکھنے والے الفاظ استعمال کر لیتے ہیں۔

تقدیر الٰہی کے بارے میں بڑی غلطی جو عوام الناس میں پائی جاتی ہے یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم ازلی کی وجہ سے واقعات رونما ہوتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت اس کے الٹ ہے۔ اور واقعات کے اپنے دیگر اسباب اور موجبات کے تحت سرزد ہونے کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ کا علم ازلی۔ ان کے مطابق ہی ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ کی وجہ سے تمام ہونے والے واقعات کا پہلے سے علم رکھتا ہے۔

بقیہ صفحہ ۴

کو خاص نظر آئے تو وہ ہمارے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم حضرت صاحب کے خطبوں کو صحیح سن کر صحیح لکھ کر آپ کی خدمت میں پیش کر سکیں۔ بہر حال ہم مکرم منیر احمد صاحب جاوید کے انتہائی ممنون ہیں اور ہمارے دل سے ان کے لئے دعا نکلتی ہے۔ وہ لمبے عرصہ تک نہایت خوبصورت لکھ کر حضرت صاحب کا خطبہ ہم تک پہنچاتے رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔

آپ نے دیکھا اس تصویر میں پانچ ستارے ہیں۔ ستارے جو خدمت احمدیت کے آسمان پر درخشندہ ہیں۔ یہ دن رات حضرت امام جماعت کے ساتھ اسی کام میں مصروف ہیں اور اس وقت دنیا میں سب سے زیادہ سعادت حاصل کرنے کا ذریعہ یہی ہے کہ انسان کو موقعہ ملے کہ وہ حضرت امام جماعت کو اپنا وقت دے سکے حضرت صاحب کی طرف سے عائد کردہ فرائض کو صحیح طور پر سرانجام دے سکے۔ ہماری ان پانچوں کے لئے اور ان کے علاوہ ان تمام دفتر میں کام کرنے والوں کے لئے جو اس دن ٹلفورڈ میں موجود نہیں تھے اور جو اس تصویر میں شامل نہیں ہو سکے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صحیح معنوں میں حضرت صاحب کا خدمت گار بنائے اور حضرت صاحب کو ان سے نہ صرف تسکین ہو تسلی ہو بلکہ حضرت صاحب کے دل میں ان کے لئے خوشی کے جذبات پیدا ہوں۔ دعائیں تو حضرت صاحب کرتے ہی ہیں۔ ہماری دعائیں بھی حضرت صاحب کی دعاؤں میں شامل ہو جائیں۔ یہ بھی ہمارے لئے ایک بہت بڑی سعادت ہے۔

ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے خدا سے قطع تعلق کر لیا

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

ایسے لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جن کی نسبت فرمایا (-) یعنی جنہوں نے اس رحمت اور پاکی کے سرچشمہ قدوس خدا کو چھوڑ دیا اور اپنی شرارتوں چالاکیوں' ناعاقبت اندیشیوں غرض قسم قسم کی حیلہ سازیوں اور روباہ بازیوں سے کامیاب ہونا چاہتے ہیں' مشکلات انسان پر آتی ہیں۔ بہت سی ضرورتیں انسان کو لاحق ہیں کھانے پینے کا محتاج ہوتا ہے۔ دوست بھی ہوتے ہیں۔ دشمن بھی ہوتے ہیں۔ مگر ان تمام حالتوں میں متقی کی یہ شان ہوتی ہے کہ وہ خیال اور لحاظ رکھتا ہے کہ خدا سے بگاڑ نہ ہو۔ دوست پر بھروسہ ہو ممکن ہے وہ دوست مصیبت سے پیشتر دنیا سے اٹھ جاوے یا اور مشکلات میں پھنس کر اس قابل نہ رہے۔ حاکم پر بھروسہ ہو تو ممکن ہے کہ حاکم کی تبدیلی ہو جاوے۔ اور وہ فائدہ اس سے نہ پہنچ سکے اور ان احباب اور رشتہ داروں کو جن سے امید اور کامل بھروسہ ہو کہ وہ رنج اور تکلیف میں امداد دیں گے اللہ تعالیٰ اس ضرورت کے وقت ان کو اس قدر دور ڈال دے کہ وہ کام نہ آسکیں۔ پس ہر آن خدا سے تعلق نہ چھوڑنا چاہئے۔ جو زندگی اور موت کسی حالت میں ہم سے جدا نہیں ہو سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے خدا سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم دکھوں سے محفوظ نہ رہ سکو گے۔ اور سکھ نہ پاؤ گے۔ بلکہ ہر طرف سے ذلت کی مار ہو گی اور ممکن ہے کہ وہ ذلت تم کو دوستوں ہی کی طرف سے آجاوے ایسے لوگ جو خدا سے قطع تعلق کرتے ہیں وہ کون ہوتے ہیں؟ وہ فاسق فاجر ہوتے ہیں۔ ان میں سچا اخلاص اور ایمان نہیں ہوتا۔ یہی نہیں کہ وہ ایمان کے کچے ہیں۔ نہیں' ان میں شفقت علیٰ خلق اللہ بھی نہیں ہوتی۔ (از خطبہ ۲۷ جنوری ۱۸۹۹ء)

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

پاکستان پر پلوٹونیم کی سمگلنگ کا الزام

بون (جرمنی) میں پاکستانی سفارت خانے نے ان خبروں کی تردید کی ہے اور ان سے لا علمی کا اظہار کیا ہے۔ جن میں یہ الزام لگایا گیا ہے کہ پاکستان میں سمگلنگ کے ذریعے پلوٹونیم پہنچایا گیا ہے۔ یاد رہے کہ جن چیزوں سے ایٹم بم بنایا جاتا ہے ان میں پلوٹونیم ایسی چیز ہے جو آسانی سے دستیاب نہیں ہوتی۔ اور جس کو پلوٹونیم مل جائے وہ گویا آسانی سے ایٹم بم بنا سکتا ہے۔

جرمن حکومت کے ایک سینئر عہدیدار سے یہ خبر منسوب کی گئی ہے کہ ایک مبینہ سمگلر جو اس وقت زیر حراست ہے اس نے بتایا ہے کہ ایک ملک نے ’جس کا نام اس نے نہیں بتایا‘ اسے یہ پیشکش کی تھی کہ اگر وہ اسے ایٹمی امداد فراہم کرے تو اسے معاوضہ میں ایک کروڑ ڈالر دیئے جائیں گے۔ متعلقہ عہدیدار نے کہا کہ کوئی فرد واحد اتنی بڑی رقم فراہم نہیں کر سکتا۔

برلن کی پولیس نے سمگل شدہ پلوٹونیم برآمد کرنے کے لئے شہر میں کئی جگہ چھاپے مارے اور کئی لوگوں کو گرفتار کیا جن میں ایک پاکستانی بھی تھا اس پاکستانی کو تھوڑی ہی دیر زیر حراست رکھا گیا۔ تاہم ان سارے چھاپوں میں پولیس کو پلوٹونیم کہیں سے نہیں مل سکی۔

جرمن حکام نے بتایا کہ پلوٹونیم کی زیادہ مقدار سابق سوویت یونین کی ریاستوں اور خود رشیا سے سمگل ہوئی ہے۔ تاہم رشیا نے اس خبر کی سخت تردید کی ہے اور کہا کہ کوئی پلوٹونیم سمگل نہیں ہوا۔ تاہم رشیا نے اس کی وسیع پیمانے پر تحقیق کرانے کا اعلان کیا ہے۔

بھارت نے جرمنی سے کہا ہے کہ پاکستان کے بارے میں پلوٹونیم کی سمگلنگ کے معاملے میں جو تحقیقات ہو رہی ہیں ان سے اسے آگاہ رکھا جائے۔ ان خبروں نے یورپ اور مغربی ممالک میں بھی ہلچل مچا دی ہے نیٹو کے ممالک بھی اپنی آئندہ ملاقات میں اس مسئلے پر غور کریں گے۔

☆O☆

شمالی کوریا کا انکار

شمالی کوریا نے اپنے ایٹمی پروگرام کے بارے میں شکوک و شبہات دور کرنے کی کوششوں کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنی خاص خاص ایٹمی تنصیبات کا بین الاقوامی معائنہ نہیں کرائے گا۔

شمالی کوریا کی سرکاری خبر رساں ایجنسی کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں جو ٹوکیو میں سنا گیا یہ کہا گیا ہے کہ وہ کبھی بھی اپنی فوجی تنصیبات کے معائنے کی اجازت نہیں دے گا۔ ہم اپنی خود مختاری کی قیمت پر امریکہ سے ایٹمی ری ایکٹر حاصل نہیں کریں گے۔

شمالی کوریا کا یہ مؤقف امریکہ کی اس شرط کے بالکل خلاف ہے جس میں اس نے شمالی کوریا کے ساتھ طویل عرصہ سے جاری ایٹمی مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کی تھی۔

ایک ہفتہ قبل جینیوا میں ہونے والے مذاکرات میں امریکہ نے شمالی کوریا سے کہا تھا کہ وہ اسے ایک نیا ہلکے پانی کا ایٹمی ری ایکٹر فراہم کرے گا۔ جواباً شمالی کوریا اپنے گریفائٹ ایٹمی ری ایکٹر کا پروگرام منجمد کرے گا۔ گریفائٹ ری ایکٹر کے ذریعے پلوٹونیم حاصل ہو سکتا ہے جو ایٹم بم بنانے کے لئے ضروری ہے۔ اس معاہدے کو شمالی کوریا کا ایٹمی پروگرام ختم کرانے کے لئے پہلا قدم قرار دیا جا رہا تھا۔ اور اس سے یہ بھی امید کی جا رہی تھی کہ کمیونسٹ شمالی کوریا کی دہائیوں کی مغربی ملکوں سے علیحدگی کے بعد ان کے ساتھ اپنے تعلقات معمول پر لے آئے گا۔

تاہم اس معاہدے میں جو اہم بات بیان نہیں کی گئی تھی وہ عالمی ایٹمی توانائی ایجنسی کی طرف سے ایٹمی تنصیبات کے معائنے کی بات تھی۔ امریکی صدر نے شمالی کوریا کے صدر کم ینگ سام سے گذشتہ ہفتے کہا تھا کہ ہلکے پانی کے ری ایکٹر کی فراہمی سے قبل شمالی کوریا کی ایٹمی تنصیبات کی جگہوں کا بین الاقوامی معائنہ ضروری ہے شمالی کوریا نے اب جو اعلان کیا ہے اس میں اس بات سے عدم اتفاق ظاہر کیا ہے۔ تاہم اس کا کہنا ہے کہ وہ دیگر ذرائع سے اپنے ایٹمی پروگرام کے بارے میں شکوک و شبہات دور کرا دے گا۔

شمالی کوریا کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ اس کی فوجی تنصیبات کے معائنے کی بات جنوبی کوریا اور جاپان نے کی ہے۔

☆O☆

سربوں پر عالمی دباؤ

فرانس کے وزیر خارجہ مسٹر ایلین جوپے نے بتایا ہے کہ امریکہ روس برطانیہ فرانس اور جرمنی نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ سربیا پر یہ دباؤ ڈالیں گے کہ وہ بوسنین سربوں کی سپلائی لائن بند کردے۔ تاکہ بوسنین سربوں کو الگ تھلگ کر کے امن سمجھوتہ تسلیم کرنے پر راضی کرایا جا سکے۔ مسٹر جوپے نے کہا کہ انہوں نے اس مسئلے پر اپنے برطانوی جرمن اور امریکی ہم عہدہ افراد سے تفصیلی بات چیت کی ہے۔

ادھر بوسنین سرب لیڈر روڈو وان کراڈزک نے ایک بار پھر امن سمجھوتے کو مسترد کرنے کا اعلان کیا ہے۔

فرانسیسی وزیر خارجہ نے بتایا کہ انہوں نے گذشتہ روز سربیا سے کہا تھا کہ وہ بوسنین سربیا سے اپنی سرحد مکمل طور پر بند کردے تاکہ امن سمجھوتہ قبول نہ کرنے پر سربیا کی ناراضگی کا واضح طور پر اظہار ہو سکے۔

اس اقدام سے ضدی اور ہٹ دھرم سربوں کو امن سمجھوتہ قبول کرنے پر راضی کیا جا سکے گا۔ کیونکہ اس سے بوسنین سربیا کی سپلائی لائن کاٹی جا سکے گی اور ان کو بے دست و پا کیا جا سکے گا۔

فرانسیسی وزیر خارجہ نے کہا کہ عالمی برادری سربیا کے صدر سلوبوڈان میلوسیوک کے ان اعلانات کا نوٹس لے گی جن میں سربیا نے اپنے سابقہ اتحادی بوسنین سربیا سے رابطے ختم کرنے کا اعلان کیا ہے‘ جب وہ سرحد پر مبصرین تعینات کرنے کی تجویز مان لے گا۔ یہ مبصرین اس امر کا جائزہ لیں گے کہ سربیا اور بوسنین سربیا کے درمیان رابطہ فی الحقیقت توڑ دیا گیا ہے۔

فرانسیسی وزیر خارجہ نے کہا کہ اگر سربیا کی حکومت اس پیشکش کو قبول کرتی ہے تو اس کا بدلہ انہیں یہ دیا جائے گا کہ اقوام متحدہ سے کہہ کر ان پر عائد شدہ پابندیاں نرم کر دی جائیں گی بصورت دیگر ان پابندیوں کو مزید سخت کر دیا جائے گا۔ تھوڑی پابندیوں کا مطلب یہ ہو گا کہ بلغراد ائیرپورٹ کو کھول دیا جائے گا اور ثقافت اور سپورٹس کے میدانوں میں باقی دنیا سے ان کا تعلق بحال کر دیا جائے گا اور پابندیاں سخت کرنے میں یہ اقدام شامل ہو گا کہ سربوں کے باقی دنیا میں موجود اثاثے ضبط کر لئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ نئی اقتصادی پابندیاں بھی عائد کی جائیں گی۔

اور اگر یہ سارے اقدامات بھی ناکام ہوئے تو پھر وہ صورت حال آجائے گی جسے ہم انتہائی مایوسی کی صورت حال کہیں گے جس کے تحت اسلحہ کی سپلائی پر سے پابندیاں اٹھالی جائے گی۔ مگر اس کے ساتھ لازمی شرط یہ ہو گی کہ اقوام متحدہ کی امن فوجوں کو علاقے سے واپس بلا لیا جائے۔

سابق یوگوسلاویہ کی حکومت جو سربیا اور مونٹی نیگرو پر مشتمل ہے کے صدر مسٹر زوران لیلیک نے کہا ہے کہ بوسنین سرب لیڈر شپ قطعاً ناقابل اعتبار ہے۔ ہم بتا نہیں سکتے کہ کتنی بار انہوں نے ہم سے مختلف وعدے کئے اور انہیں توڑا انہوں نے بوسنین سرب لیڈر مسٹر روڈووان کراڈزک کو جنگ کا حامی قرار دیا جس نے بوسنین سرب پارلیمنٹ کے سامنے ایک اشتعال انگیز تقریر کر کے اس امن سمجھوتے کو تسلیم کرانے کی بجائے اس کو ریفرنڈم کے سپرد کرنے کا اعلان کروایا۔

انہوں نے کہا کہ وفاقی جمہوریہ یوگوسلاویہ کی ایک کروڑ دس لاکھ کی آبادی بوسنین سربوں کو ان کی حفاظت کی ضمانت دیتی ہے۔ ہم حیران ہیں کہ ہم اس کے سوا اور کیا ضمانت ان کو فراہم کر سکتے ہیں۔

☆O☆

روس کی صورت حال

روس کے عوام نے اس امید پر کمیونزم کو خیرباد کہا تھا کہ ان کی اقتصادی حالت بہتر ہو سکے گی۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ ان کے یہ سارے خواب چکنا چور ہو کر رہ گئے ہیں۔

حال ہی میں روس کی حکومت نے پولیس کو حکم دیا ہے کہ سڑکوں پر پڑے ہوئے بے گھر روسیوں کو اٹھا دے۔ ماسکو کی سڑکوں پر ہزاروں بے گھر روسی راتیں گزارتے ہیں۔

ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ ایک سال کے عرصے میں بے گھر روسیوں کی تعداد دگنی ہو گئی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق قریباً ایک لاکھ افراد ماسکو میں بے گھر ہیں۔

☆O☆

مسٹر منڈیلا کی بیماری

گذشتہ دنوں بعض اہم بین الاقوامی اجتماعات میں جنوبی افریقہ کے صدر مسٹر نیلسن منڈیلا اپنی صحت کی خرابی کی وجہ سے غیر حاضر رہے۔ ۷۶ سالہ منڈیلا کی بائیں آنکھ میں ککرے تھے جن کا ایک آپریشن کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد آنکھ کی سوزش کا علاج کرنا تھا۔ ان کے معالجوں نے بتایا کہ ان کی آنکھ میں لیزر کے ذریعے ایک جھلی دور کر دی گئی ہے جس نے نظر کو دھندلا دیا تھا۔ تین منٹ کا یہ آپریشن بڑی جلدی میں کیا گیا۔ اس میں مسٹر منڈیلا کو کوئی درد نہیں ہوا اور یہ آپریشن کامیاب رہا۔

مسٹر منڈیلا نے ۲۷ سال جنوبی افریقہ کے گورے نسل پرست حکمرانوں کی قید میں گذارے اور اس دوران ان کو بے انداز جسمانی تکالیف سے گذرنا پڑا۔ ان کی صحت پر ابھی تک ان سختیوں کے نشانات باقی ہیں۔

بنیادی طور پر حسن خلق ہے۔ جو حقیقت میں قوموں کو زندہ کیا کرتا ہے اور حسن خلق ہی ہے جو دنیا پر غالب آیا کرتا ہے۔ دلائل اور مسائل سے دنیا نہیں جیتی جا سکتی۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ صغراں بی بی صاحبہ زوجہ مکرم محمد اسحاق صاحب شاد لاہور تقریباً ایک ماہ سے ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سے علیل ہیں اور بستر سے اٹھنے سے بھی قاصر ہیں۔
اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد شفا عطا فرمائے۔

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ عزیزہ مکرمہ شازیہ نواب صاحبہ بنت مکرم میر نواب احمد صاحب (وفات یافتہ) کا نکاح مکرم ذوالفقار احمد صاحب ابن مکرم حکیم ممتاز احمد صاحب آف کڑیانوالہ گجرات کے ساتھ مبلغ پچھتر ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۸۔ اگست ۹۴ء کو بعد نماز عشاء بیت بلال میں مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے پڑھا اور تقریب رخصتانہ مورخہ ۱۲۔ اگست ۹۴ء کو بفضل تعالیٰ بخیر و خوبی انجام پائی۔
اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ہیڈ ماسٹر مسلم ہائی سکول رسول روڈ منڈی بہاؤالدین و صدر جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین شہر ۵۔ اگست ۹۴ء کو بعمر ۵۹ سال وفات پا گئے آپ کی میت اسی دن ان کے آبائی گاؤں مرالہ میں لائی گئی اور نماز جنازہ ادا کی گئی چونکہ آپ موصی تھے للہٰذا ۶۔ اگست کو ربوہ میں میت لائی گئی جہاں صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے سامنے مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم بشیر احمد صاحب بابت ترکہ مکرم محمد رمضان صاحب دیالگڑھی)
مکرم بشیر احمد صاحب مکان نمبر ۵/۸ محلہ باب الابواب ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم محمد رمضان صاحب ولد محمد دین صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر ۵/۸ برقبہ دس مرلے محلہ باب الابواب ربوہ کا نصف حصہ الاٹ شدہ ہے۔ لہٰذا ان کا حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔
جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔
۱۔ محترمہ تاج بی بی صاحبہ (بیوہ)
۲۔ محترم بشیر احمد صاحب (بیٹا)
۳۔ محترمہ مسرت بی بی صاحبہ (بیٹی)
بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔
(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

○ (مکرم محمد ابراہیم صاحب بابت ترکہ مکرم مبارک علی صاحب)
مکرم محمد ابراہیم صاحب موڑ چک نمبر ۴۵ ر۔ب تحصیل صفدر آباد ضلع شیخوپورہ نے درخواست دی ہے کہ مکرم مبارک علی صاحب موڑ چک نمبر ۴۵ ر۔ب ضلع شیخوپورہ مورخہ ۹۰-۱۱-۲۲ کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام پلاٹ قطعہ نمبر ۸/۴ برقبہ دس مرلے سات مربع فٹ محلہ دارالعلوم غربی ربوہ کا نصف حصہ الاٹ شدہ ہے۔ ان کا یہ حصہ ان کے ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔
۱۔ محترمہ حفیظاں بی بی صاحبہ (بیوہ)
۲۔ مکرم محمد انور صاحب (بیٹا)
۳۔ مکرم نصیر احمد صاحب (بیٹا)
۴۔ مکرم محمد ایوب صاحب (بیٹا)
۵۔ محترمہ رضیہ ظفر صاحبہ (بیٹی)
بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔
(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ سیدہ صوفیہ خانم صاحبہ وصیت نمبر ۲۳۲۵ زوجہ مکرم آفتاب حسین صاحب ساکن سید انوالی ضلع سیالکوٹ نے ۱۹۴۹ء میں وصیت کی اس کے بعد سے موصیہ کا دفتر سے کوئی رابطہ نہیں۔ موصیہ اگر خود پڑھیں یا کسی کو ان کے بارہ میں علم ہو تو دفتر وصیت کو مطلع فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

○ مکرم مرزا عبدالرشید صاحب وصیت نمبر ۱۵۶۳۸ سال ۹۱/۹۰ میں کوئٹہ میں تھے ان کا موجودہ ایڈریس دفتر کو درکار ہے لہٰذا اگر یہ خود پڑھیں یا کسی کو ان کے بارہ میں علم ہو تو فوری دفتر وصیت سے رابطہ کرے۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی بہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۶۱۸ میں چوہدری بشارت احمد ولد چوہدری غلام دستگیر صاحب قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ساکن A/۲۱۳ گلبرگ کالونی فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۰-۵-۱۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ نقد مبلغ چار لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ دو ہزار روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری بشارت احمد A/213 گلبرگ کالونی فیصل آباد گواہ شد نمبر۱ حافظ محمد اکرم حفیظ مرکزی سیکرٹری مال فیصل آباد گواہ شد نمبر۲ چوہدری ناصر احمد مصطفیٰ آباد فیصل آباد۔

مسل نمبر ۲۹۶۱۹ میں شیخ یعقوب اللہ ولد شیخ نعمت اللہ صاحب قوم شیخ پیشہ پنشنر عمر ۶۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ میانی وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۶-۱۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) دو منزلہ مکان واقع محلہ میانی وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ مالیتی ۳۰۰۰۰۰ روپے (۲) بینک میں جمع شدہ رقم ۲۹۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۴۰۰ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شیخ یعقوب اللہ محلہ میانی وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر۱ میاں غلام احمد وصیت نمبر ۱۰۳۸۴ گواہ شد نمبر۲ میاں مبشر احمد وصیت ۱۷۲۲۰۔

مسل نمبر ۲۹۶۲۰ میں نصرت جہاں زوجہ مکرم شیخ یعقوب اللہ صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وزیر آباد P.O خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۶-۱۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ذمہ خاوند محترم بیس ہزار روپے (۲) زیورات طلائی ساڑھے بارہ تولہ مالیتی پچاس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ۸۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصرت جہاں محلہ میانی وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر۱ شیخ یعقوب اللہ خاوند موصیہ مسل نمبر ۲۹۶۱۹ گواہ شد نمبر۲ میاں غلام احمد وصیت نمبر ۱۰۳۸۴۔

پتہ درکار ہے

○ محترمہ امتہ السلام صاحبہ زوجہ ملک جلال الدین صاحب وصیت نمبر ۵۴۹۳ سال ۹۱ء میں ۹۔ عارف منزل ارٹ ٹرام روڈ نزد پاکستان چوک کراچی میں مقیم تھیں موصیہ کا موجودہ ایڈریس دفتر کو درکار ہے لہٰذا اگر یہ خود پڑھیں یا کسی کو ان کے مکمل ایڈریس کے بارے میں علم ہو تو فوری دفتر وصیت سے رابطہ کرے۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دردوں سے فوری نجات
پینز کیوریٹو سمیل PAINS CURATIVE SMELL بفضلہ تعالیٰ ہر قسم کی دردوں کیلئے موثر
24 گھنٹوں کیلئے آزمائش مفت
تفصیلی لٹریچر مفت طلب کریں: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ
فون 04524-771 211283
فیکس 04524-212299

خبریں

ربوہ : 24- اگست- 1994ء
رات ٹھنڈی رہی۔ صبح سے بادل چھائے ہیں ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ آٹھویں ترمیم کی منسوخی یا نظر ثانی کے لئے قومی اسمبلی میں قرارداد متفقہ طور پر منظور کر لی گئی۔ سپیکر کو خصوصی کمیٹی بنانے کا اختیار دے دیا گیا ہے جو ۱۹۷۳ء کے آئین میں دوسری ترامیم یا شقوں کے بارے میں بھی غور کرے گی۔ یہ قرارداد اپوزیشن کے افتخار گیلانی اور وزیر قانون اقبال حیدر نے پیش کی۔ کمیٹی جو رپورٹ پیش کرے گی وہ پہلے تمام پارلیمانی پارٹیوں کے سربراہوں کے اجلاس میں اور بعد ازاں مجوزہ ترامیم پر مشتمل بل کے ساتھ ایوان میں پیش ہو گی۔ حکومتی رکن افضل خان نے کہا کہ ہم وہ ۲۴ صدارتی فرمان بھی ختم کرنا چاہتے ہیں جنہیں آئین کا حصہ بنا دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اپوزیشن آٹھویں ترمیم کو ختم کرنے میں مخلص ہے تو پہلے اپوزیشن لیڈر کو راضی کرے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ جمہوری نظام کو بچانے کے لئے یہ آخری موقع ہے۔ اپوزیشن اراکین کو چاہئے کہ وہ سٹینڈنگ کمیٹیوں سے اپنے استعفے واپس لے لیں۔

○ ۱۱۔ حکومتی اراکین نے ڈپٹی اپوزیشن لیڈر گوہر ایوب سمیت ۶۔ اراکین اپوزیشن کے غیر پارلیمانی اور غیر اخلاقی رویے پر تحریک استحقاق پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان لوگوں نے سپیکر کے عہدے کا مذاق اڑایا اور نازیبا زبان استعمال کی ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ میں تصدیق کرتا ہوں کہ پاکستان کے پاس ایٹم بم موجود ہے اس لئے نرسیمارا ؤ آزاد کشمیر کی طرف میلی آنکھ سے نہ دیکھیں۔ آزاد کشمیر پر حملہ ہوا تو اس کا جواب ایٹم بم سے دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ سردار قیوم خود بھارت پر حملہ کریں اور کشمیر آزاد کرائیں۔

○ سپریم کورٹ نے اتفاق گروپ کی ملیں سر بمہر کرنے کا لاہور ہائی کورٹ کا حکم معطل کر دیا ہے۔ اور کارروائی روک کر شوگر ملوں کو کھولنے کا حکم دے دیا ہے۔ یہ حکم امتناعی اتفاق گروپ کے چیئرمین میاں شریف کی اپیل پر جاری کیا گیا ہے۔ فیکٹریوں کے لئے مقرر لوکل کمیشن اور انسپکٹروں کو بھی کام کرنے سے روک دیا گیا ہے۔ سپریم کورٹ کے مسٹر جسٹس رفیق تارڑ نے اتفاق گروپ کی اپیل پر مزید سماعت کے لئے سپریم کورٹ کا بنچ تشکیل دینے کی بھی سفارش کر دی ہے۔

○ سندھ اسمبلی میں گذشتہ روز سخت ہنگامہ ہو گیا ہاتھا پائی ہوتے ہوتے رہ گئی۔ وزیر اعلیٰ تقریر نہ کر سکے اجلاس ملتوی کرنا پڑا۔ ایم کیو ایم کے رانا صفدر نے چیئرمین کے حکم پر بیٹھنے سے انکار کر دیا۔

○ کراچی میں فائرنگ اور تشدد کے مزید واقعات میں عورت سمیت ۸۔ افراد ہلاک اور ۲۳ زخمی ہو گئے۔ ملیر میں نامعلوم افراد نے امام بارگاہ پر فائرنگ کی۔ بلدیہ ٹاؤن اور سعید آباد کے تھانوں پر فائرنگ کے بعد قانون نافذ کرنے والے اداروں نے علاقے کا محاصرہ کر لیا۔ ایم کیو ایم کے کارکنوں سمیت ۱۱۔ افراد کو اغوا کر لیا گیا۔

○ حکومت نے ایم کیو ایم کو مقدمات پر نظر ثانی کی پیشکش کر دی ہے۔ اس کے نتیجے میں حکومت اور ایم کیو ایم کے درمیان مذاکرات کی راہ ہموار ہو گئی ہے۔ وفاقی وزراء نے اشتیاق اظہر اور فاروق ستار سے رابطہ قائم کر لیا۔ ایم کیو ایم کے رہنماؤں نے حکومت سے بات چیت پر آمادگی ظاہر کر دی ہے۔

○ سپاہ صحابہ کے لیڈر اعظم طارق پر حملے کے خلاف مختلف شہروں میں ہڑتال کی گئی جلوس نکالے گئے اور مظاہرے ہوئے۔ سپاہ صحابہ نے ۲۶۔ اگست کو ملک گیر احتجاج کا اعلان کر دیا ہے۔ جھنگ ڈیرہ اسماعیل خان' خوشاب' ساہیوال' سرگودھا' ملتان' کبیر والا اور لاہور میں احتجاج کیا گیا۔ مظاہرین نے ٹائر جلا کر ٹریفک بلاک کر دی۔ سرگودھا میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے اور اعظم طارق' ضیاء فاروقی' ساجد نقوی سمیت ۱۰۔ علماء کے سرگودھا میں داخلے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔

○ اعظم طارق پر قاتلانہ حملے کے الزام میں سرگودھا اور جھنگ میں سینکڑوں افراد حراست میں لے لئے گئے ہیں ان میں تحریک جعفریہ کے دو بڑے لیڈر اور سابق ایم این اے امان اللہ سیال بھی شامل ہیں۔ پولیس نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ چوبیس گھنٹے میں ملزمان کو پکڑ لے گی۔

○ گوجرانوالا میں پانچ ڈاکے ڈالے گئے۔ جس میں لاکھوں روپے لوٹ لئے گئے زمیندار کو لوٹنے والے پولیس کانسٹیبل نکلے۔

○ گجرات کے قریب کار کوچ اور ٹرک کے تصادم میں ۱۱۔ افراد جاں بحق اور ۱۸۔ زخمی ہو گئے۔

○ اپوزیشن لیڈر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ مذاکرات کیسے؟ نواز شریف اقتدار میں آکر انتخابات کرا دیں گے۔ علماء حق ہمارے ساتھ ہیں۔ بعض ملا لوٹے بن گئے ہیں۔ تحریک نجات شروع ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تحریک چلانے میں کسی پابندی کو قبول نہیں کریں گے۔ دفعہ ۱۴۴ اور سولہ ایم پی او اور دوسری رکاوٹوں کو پیروں تلے روند دیں گے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میرے پاس نہ بندوق ہے نہ ایٹم بم اپوزیشن کیوں خوفزدہ ہے۔ ایک سیاست دان نے کہا ہے کہ مجھے ایک ہزار سال حکومت نہ ملے لیکن بے نظیر کی حکومت نہیں رہنے دوں گا۔ انہوں نے کہا کہ ایک قیادت کو ہٹائیں گے تو دوسری سامنے آجائے گی انہوں نے کہا کہ پاکستان میں ہمیشہ عوام کی حکومت رہے گی۔ پوری دنیا میں ثابت ہو گیا ہے۔ کہ آمرانہ نظام نہیں چل سکتا۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن والے رشوت کا دور واپس لانا چاہتے ہیں جس میں ٹیکس نہ دیں اور بینک لوٹ کر اپنی تجوریاں بھرتے رہیں انہوں نے کہا کہ بجلی کی پیداوار بڑھانے کے لئے اگلے دو سال میں اتنی سرمایہ کاری ہو گی جتنی گذشتہ دس سال میں نہیں ہوئی۔

○ صدر مملکت نے بتایا ہے کہ اعظم طارق پر حملے کے ملزموں کی فوری گرفتاری کا حکم دے دیا گیا ہے۔ ملزموں کی گرفتاری کے لئے تمام وسائل بروئے کار لائے جائیں گے۔ انہوں نے پنجاب انتظامیہ کو ہدایت کی کہ فوری طور پر اقدامات کرے اور مجرموں کو کچل کے رکھ دیں۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ احتساب ضرور ہو گا۔ قوم کو اصل حقائق سے آگاہ کریں گے۔ ہم نے ۱۹۸۸ء میں احتساب نہیں کیا جسے ہماری کمزوری سمجھا گیا۔ اب بھی کچھ نہ کرتے ہماری فراخدلی کو کمزوری سمجھا جاتا۔ ملک کو لبرل ماڈرن سٹیٹ بنا دیں گے۔

○ اپوزیشن کے وکلاء کی طرف سے عدلیہ کو بچاؤ۔ پاکستان کو بچاؤ تحریک شروع کی گئی ہے۔ آل پاکستان لائیرز ایکشن کمیٹی نے بھوک ہڑتال کیمپ قائم کر دیئے ہیں۔ ہائی کورٹ میں ججوں کی سیاسی تقرری کے خلاف چاروں صوبائی دارالحکومتوں میں وکلاء ۲۵۔ اگست تک روزانہ بھوک ہڑتال کریں گے ۲۸۔ اگست کو شہروں میں احتجاجی جلوس بھی نکالے جائیں گے۔

○ صحافیوں کی تنظیم پاکستان نیوز پیپرز اینڈ پیریاڈیکلز آرگنائزیشن نے انتباہ کیا ہے کہ پریس سے متعلقہ قوانین میں مجوزہ تبدیلی آزادی صحافت کے لئے سنگین خطرہ ہے۔ مجوزہ ترامیم آئین سے بھی مطابقت نہیں رکھتیں اور اخبارات کے طریقہ کار کو تبدیل کر کے رکھ دیں گی۔ اخبارات کو بدنیتی پر مبنی ہتک عزت کے دعووں کے سمندر میں دھکیل دیا جائے گا۔

○ مرتضیٰ بھٹو کے محافظوں کی انتظامیہ سے جھڑپ ہو گئی۔ جھگڑا اسلحہ لائسنس دکھانے سے انکار پر ہوا۔ مشتعل محافظوں نے ایس ایس پی اور مجسٹریٹ کا گھیراؤ کر لیا اور ایس ایس پی کی گاڑی کے شیشے توڑ ڈالے۔ جام شورو پل پر انتظامیہ سے ہونے والے اس ٹکراؤ کے بعد مرتضیٰ بھٹو نے کہا کہ میں اقتدار میں آکر دونوں کو پھانسی پر لٹکا دوں گا۔

○ بوسن روڈ ملتان کے کالج میں فائرنگ کے واقعہ پر پی ایس ایف نے احتجاجی مظاہرہ اور پتھراؤ کیا۔ یونیورسٹی بس نذر آتش کر دی گئی۔ پی ایس ایف نے الزام لگایا کہ یہ فائرنگ جمیعت نے کرائی ہے۔

○ حکومت سندھ نے ٹرین مارچ کو بریکیں لگانے کا منصوبہ بنا لیا ہے۔ پولیس کی چھٹیاں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ ۵۰ مسلم لیگیوں کی گرفتاری کے لئے فوج کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں نواز شریف کسی شہر میں جلسہ نہ کر سکیں گے۔

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر بطروس غالی نے یقین دلایا ہے کہ وہ آئندہ پاک بھارت دورہ میں کشمیر کے مسئلہ پر تفصیلی بات چیت کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں علاقہ کی صورت حال سے پوری طرح آگاہ ہوں۔

مکان برائے فروخت
ایک عدد مکان واقع محلہ دارالصدر غربی نمبر ۲/۱۶ رقبہ ایک کنال۔
جس میں 3 بیڈروم۔ 3 سٹور 2 برآمدے۔ 3 باتھ رومز۔ ایک کچن زیر زمین میٹھا پانی۔ سوئی گیس۔ بجلی برائے فوری فروخت موجود ہے
خواہشمند احباب بذریعہ صدر صاحب عمومی ربوہ رابطہ کریں۔

[illegible] کے گردونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعے کیجئے اور منفعت کا موقع دیجئے۔
شریف احمد بھٹی پراپرٹی سنٹر
۱۰۔ بلال مارکیٹ (اقصیٰ روڈ)
نزد ریلوے کراسنگ ربوہ
فون نمبر: دفتر ۳۳۱۰
521